اسلامی بیداری یعنی انقلاب اسلامی ایران کا گرانقدر عطیہ

رفعت مہدی رضوی

دنیا کا کون ایسا شخص ہے جو سرزمین ایران میں رونما ہونے والے اسلامی انقلاب سے ناواقف ہو۔بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی قوموں نے لاتعداد انقلاب دیکھے ہیں۔مگر ایسا انقلاب جس کے اثرات کی دھمک آج تک محسوس کی جارہی ہے۔ وہ فقط ایران کا اسلامی انقلاب ہے اسلامی انقلاب کی صداقتوں کا نشاط انگیز ساغر جس نے بھی نوش کیا وہ انسانیت کا ہیروقرار پایا۔ اس انقلاب کی عظمت نے قدم بڑھا کر ہر انقلاب کا دامنِ اقدار محکم کے رنگارنگ نگینوں اور موتیوں سے بھردئے۔جس کی بناپر بعض نے قوموں کو نیا مقدر اور شاندار مستقبل دیا۔

ایران کے اسلامی انقلاب کا مشاہدہ کرنے والے سبھی اہل نظر اس بات پر متفق ہیں کہ اس انقلاب کی وجہ سے ہیں ایرانی معاشرے میں مکمل طور پر اسلامی بیداری پیدا ہوئی۔ ایرانی خواتین نے آج مغربی آزادی نسواں کی عریانیت کو تج کر چادر کے وقار اور تحفظ کو اپنایا ہے۔ اور ایرانی نوجوانوں نے مغربی طرز زندگی کی عیش کوشی اور اپنی ذات کی بے محابہ تسلی وتشفی کے کردار کو پس پشت ڈال کر اسلام کو مکمل طور پر گلے لگایا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ انقلاب اسلامی سے قبل وہ مغربی تہذیب جو ایرانی معاشرہ کے شعبے پر مسلط تھی آج عوام کی آنکھوں سے محو ہوچکی ہے۔اور پورا معاشرہ اسلامی فکر کے سانچے میں ڈھل چکا ہے۔

رضا شاہ پہلوی کے زمانے میں رائج غیر اسلامی اور امریکی تحقیقاتی نظام میں بھی اسلامی اقدار اور اصولوں کے مطابق یونیورسٹی کا نظام چلانے کے لئے اور انسانی اقدار کو فروغ دینے والی فلموں کی تیاری کے لئے ضروری سہولتیں فراہم کی گئیں۔ انقلاب اسلامی کی کامیابی کے بعد ملک کی یونیورسٹیوں کو مغرب سے وابستہ ہونے کی بناپر کچھ عرصے کے لئے بند کردیا گیا۔ پھر یونیورسٹیوں کے نصاب کو اسلام اور قرآن کی تعلیمات سے ہم آہنگ کرنے کے لئے درسی کتابیں بدلی گئیں اور یونیورسٹیوں کو اسلامی لائحہ عمل کے مطابق دوبارہ کھول دیا گیا۔

سابقہ خائن شاہ کی حکومت کے دور میں امریکی پورے طور پر ایران پر غلبہ حاصل کر چکے تھے یہاں تک کہ ایرانیوں کو اپنے ہی ملک میں درجۂ دوم کا شہری بنا دیا گیا تھا .اور امریکیوں کو یہ کھلی

چھوٹ ملی ہوئی تھی کہ اگر وہ کوئی بھی جرم ،یا گناہ انجام دینگے تو ان کا مقدمہ ایران میں نہیں بلکہ امریکہ میں چلے گا اور اس وجہ سے امریکی ہر طرح کے جرم، ہر طرح کے گناہ انجام دے رہے تھے اور ان کو کسی طرح کا کوئی خوف،کوئی ڈر نہ تھا .کیونکہ ان کو معلوم تھا کہ ان کو کوئی سزا ملنے والی نہیں ہے۔لیکن یہ باکمال شخصیت جن کا نام امام خمینیؒ تھاانھوں نے اس ظلم کو دیکھ کر اوروں کی طرح خاموشی اختیار نہیں کی بلکہ تمام ادیبوں،خطیبوں عارفوں ،ذاکروں ،مفکروں کو جمع کر کے ایک جلسہ کیا اور اس کارِبد کا خاتمہ کرنے کا تہیہ کیا اور لوگوں کو بیدار کرنے کے لئے انقلاب کی شروعات کی جس کے باعث لوگوں میں بیداری کی کرن جاگی .جو رفتہ رفتہ شعلہ بنکر آگ میں تبدیل ہوگئی۔

ایک غیر ملکی نامہ نگار نے امام سے طنزاً کہا کہ آپ کیوں ان خوابیدہ ذہنوں کو بیدار کرنا چاہتے ہیں جو بے حس ہو چکے ہیں؟ کیونکہ ان بوڑھے طوطوں کو پڑھانے سے کوئی فائدہ نہیں آپ کے پیغام کا ان پر کوئی اثر نہیں ہونے والا !

یہ بات سنکر امام مسکرائے اور جواب دیا کہ میں یہ اعلان ان بوڑھوں کے لئے نہیں بلکہ ان بچوں کے لئے کر رہا ہوں جو اپنی ماؤں کی آغوش اور شکم مادر میں ہیں۔ یہ واقعہ ۶۲۔۱۹۶۷ء میں پیش آیا اور وہی ہوا جب یہ آغوش کے بچے ۱۸ سال کے ہوئے یعنی ۱۹۸۰ء میں اسلامی انقلاب ایران چمکتا ہوا پوری قوم کے ذہنوں کو منقلب کر گیا اور اس طرح سے عملی اور اعتقادی ظلمتوں میں امام خمینیؒ ، روشنی کا مینار بنکر افکار ونظریات کے آسمان پر سورج کی طرح چمکنے لگے ۔

امام خمینیؒ نے اپنے ایک خطاب میں فرمایا کہ:

> ”خلیجی ممالک کے سربراہوں کو اگرچہ میں بارہا اس امر سے آگاہ کر چکا ہوں تاہم ایک بار پھر میں انہیں آگاہ کر رہا ہوں کہ اسلام اور اسلامی انقلاب کو ایک عظیم خطرے کی حیثیت سے متعارف کرانا ایک ایسا عمل ہے جو عالمی خونخواروں کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ یہی وہ حربہ ہے جس سے دشمنوں نے ایک طرف تو دنیا میں تفاہم اور مسالمت آمیز ماحول کو قائم نہیں ہونے دیا جب کہ دوسری طرف انہوں نے اسی حربے کے ذریعے دنیا کے ممالک کو اس امر کا احساس دلایا ہے کہ وہ مشرق ومغرب کی بڑی طاقتوں کے محتاج ہیں۔“[1]

اسلامی انقلاب نے نہ صرف مسلمانوں میں بلکہ پوری انسانیت کے جسم میں نئی روح ڈال

دی .اور اپنے وجود کی تمازت سے مادیت ،افسردگی اور دلوں کی پژمردگی کی برف کو پگھلا دیا.اور ظلم و ستم سے ہم آہنگ دینداری کے اصولوں پر باطل کی لکیر کھینچ کر قرآنی اور الٰہی توحیدی اصولوں کو اجاگر کیا، خاص طور پر نوجوانوں نے امامؒ کی حیات آفریں پر دل و جان سے لبیک کہتے ہوئے اپنے اندر کے شیطانی وسوسوں کو مار بھگایا اور خود کو سچے اسلامی سانچے میں ڈھالنا شروع کر دیا۔یہ اسلامی انقلاب کا ہی اثر ہے کہ آج ساری دنیا کے مسلمانوں کو حقیقی جہات اور انسانی شان عطا ہوئی۔یعنی مسلمانوں کی انفرادی،معاشرتی اور سیاسی زندگی میں ایک عظیم انقلاب برپا ہو گیا۔ اگر ہم غور کریں اور ماضی کا ورق پلٹیں اور آج سے صرف ۳۰ یا ۳۵ سال پہلے کی عالمی تاریخ پر نظر ڈالیں تو برپا ہونے والے سارے انقلابات خودغرضی ،ذاتی مفادات ،حکومت و ثروت کی لالچ پر مبنی تھے۔ لیکن انقلاب اسلامی ایران نے لوگوں کے ذہنوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے .افکار میں ایک مثبت تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ سوچ کا دائرہ لامحدود ہو گیا خود غرضی کی دنیا سے نکل کر لوگ عالم گیر پیمانے پر امن و امان کی باتیں کرنے لگے۔ مستضعفین احساس کمتری سے نکل کر خود اعتماد ہونے لگے۔ آج پوری دنیا میں انقلاب اسلامی ایران نے حضرت امام خمینیؒ کی قیادت میں کیے گئے انقلاب کے ردّعمل میں سوچ بدلی تو عمل نے اپنا رنگ عمل دکھایا، تو لوگ اپنی صلاحیتوں سے روشناس ہوئے ،خود شناسی نے کارکردگی کو بہتر بنایا جس سے نتائج اچھے نکلے ۔مثبت نتیجوں حوصلوں اور امنگوں کو جوان کیا۔ روشنی سے روشنی پھیلنے لگی اور آج چاہے وہ روس کا انقلاب ہو یا مصر میں تبدیلی، لیبیا کے حالات ہوں ،تیونس میں عوام کو راحت ملی ہو ،سب کے سب انقلابات (انقلاب اسلامی) سے متاثر شدہ ہیں اور ان میں کوئی بھی انقلاب یا کوئی بھی تبدیلی ذاتی بنیادوں پر مبنی نہیں ہے، دولت و اقتدار کی ہوس سے متاثر ہو کر رونما نہیں ہوئی بلکہ کہیں نہ کہیں ان کا تعلق اسلامی بیداری ہی سے ہے۔آج اسی اسلامی انقلاب کی بدولت لبنان کے مجاہد سپوتوں نے اسلامی انقلاب کے نقش قدم پر چل کر امریکہ، اسرائیل اور فرانس کے چھکے چھڑا دئے ہیں۔ غاصب اسرائیل کو اسلامی جہاد کے ذریعے اپنے اسلامی وطن سے نکال کر عالم اسلام کو سرخرو کر دیا۔

اسلامی انقلاب ایران سے پہلے کی تاریخ اور حالات کو دیکھنے سے صاف پتہ چلتا ہے کہ ایک عرصۂ دراز سے اسلام دشمن عناصر توہین قرآن کرتے رہے، اور کہیں پیغمبرؐ اسلام کی اہانت کے مرتکب ہوئے۔ یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ آج کھلم کھلا یہ مذموم حرکتیں کرتے ہوئے اسلام دشمن

عناصر گھبراتے ہیں۔ اسلامی انقلاب ایران کی بدولت ہی آج ''شیطانی آیات'' کا مصنف سلمان رُشدی ، بنگلہ دیشی مصنفہ تسلیمہ نسرین ،کوئی کارٹونسٹ ہو یا کاوش آتش زدنی، قرآن کی اہانت میں مصروف کوئی پادری، سب کے خلاف عالمی پیمانے پر جو مظاہرے نظر آتے ہیں اس کے پہلے کبھی بھی نہیں ہوئے۔ظلم و استبداد کے خلاف آواز بلند کرنے کی جسارت ایک عام شخص کو صرف اورصرف اسلامی بیداری ہی دے سکتی ہے مثال کے طور پر ہم منتظر زیدی کا کارنامہ دیکھ سکتے ہیں جس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ جب اسلامی بیداری پیدا ہوتی ہے تو (شیطان بزرگ) کا کوئی بھی کارنامہ کام نہیں آتا۔

رہبر اعظم آیت اللہ روح اللہ حضرت امام خمینیؒ کے پیغام و انقلاب نے لوگوں کے دلوں میں تبدیلی پیدا کی اورنفسانی خواہشات کے بجائے اسلامی فکر میں اضافہ کیا۔ اس طرح ایک بڑے دشمن پر قابو پا لیا۔جیسا کہ پیغمبرؐ اسلام فرماتے ہیں ۔

اَعْدَاُ عَدُوِّکَ نَفْسُکَ الَّتِي بَیْنَ جَنْبَیْکَ ''۔تمہارے بدترین دشمن وہ جذبات ہیں جو خودتمہارے سینے میں موجزن ہیں''۔

اسلامی انقلاب ایران کا ایک اورمثبت پہلو یہ ظاہر ہوا کہ لوگوں میں اسلامی بیداری اس حد تک آگئی کہ شیعہ،سنی ،ہندومسلم،چھوٹا،بڑا، اور امیروغریب کا تعصبی فاصلہ کافی حد تک کم ہوا۔ایک طرف دبے کچلے (مستضعفین) لوگوں میں احساس کمتری کا خاتمہ ہوا اورخود اعتمادی پیدا ہوئی تو دوسری جانب امراء اورصاحب استطاعت حضرات میں کمزور اورمحروم لوگوں کے لئے مدد، برابری، مساوات، و انصاف کا وہ جذبہ بھی ابھرا جوکہ اسلام کا خاصہ تھا۔پیغمبرؐ اسلام خود بھی فرماتے ہیں:

اَلْمُلْکُ یَبْقٰی مَعَ الْکُفْرِ وَلَا یَبْقٰی مَعَ الظُّلْمِ

''اگر معاشرے میں انصاف اورتوازن ہے تو لوگ اگر کافر بھی ہوں تو معاشرہ باقی رہ سکتا ہے''

فَالنَّاسُ اَلْیَوْمَ کُلُّھُمْ اَبْیَضُھُمْ وَ اَسْوَدُھُمْ قَرْشِیُّھُمْ وَعَرَبِیُّھُمْ وَ عَجَمِیُّھُمْ مِنْ آدَمَ وَ اِنَّ آدَمَ خَلَقَهُ اللّٰهُ مِنْ طِیْنٍ۔

''آج سب گورے ،کالے ،قریشی ،عربی ،عجمی ،فرزندآدم ہیں اورآدم کو اللہ نے مٹی سے پیدا کیا ہے۔خدا کوسب سے محبوب وہ ہے جو سب سے زیادہ احکام الٰہی پر عمل کرتا ہے''

مذکورہ حدیث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اسلامی وحدت میں افکار والہام کا منبع وسرچشمہ خدا کی ذات ہے۔ جو تفکر وتدبر سے کام لینے کی دعوت دیتی ہے۔ اس طرح انسان عالم کے حقائق یعنی موجودات کی خلقت اور اس کے قوانین پر غور وفکر کرنے میں پوری طرح آزاد ہے اور اس کے لیے کسی طرح یہ جائز نہیں کہ وہ خداپرستی کو چھوڑ کر دوسروں کی خواہشات کی پیروی کرے۔ خدا پرست انسان نہ کسی تنگ نظری میں مبتلا ہوتا ہے اور نہ جمود فکری کا شکار ہوتا ہے بلکہ وہ ہمیشہ اس کوشش میں رہتا ہے کہ پوری آزادی کے ساتھ اس وسیع وعریض دنیا کو دیکھے۔

اگر انسان خداپرستی کے بجائے خود پرستی پر اتر آئے تو یہی خواہشات، منافع، لالچ اور طمع اس کے خدا بن جاتے ہیں اور وہ ہر طرح سے انہیں پانے کی کوشش کرتا ہے، چاہے اس راہ میں دوسروں کے حقوق پامال ہوجائیں یا کتنے ہی غلط اور ناجائز کام انجام دینا پڑیں۔

اسلامی انقلاب کے قائد اعظم امام خمینیؒ کے جہاد پیہم کا یہ اثر ہے کہ آج خالص محمدیؐ اسلام کو نئی زندگی مل گئی ہے۔ تمام دنیا خاص طور سے ایرانی مسلمان محمدیؐ وابراہیمیؑ حج کے فلسفے سے آشنا ہوگئے ہیں۔ مسلمانوں کو یہ معلوم ہوگیا کہ محمدیؐ حج ان الگ الگ قطروں کو یکجا کرکے ٹھاٹیں مارتا ہوا سمندر بنا سکتا ہے، جس کی طاقتور موجیں حجاز اور تمام دیگر اسلامی سرزمینوں سے کفر وشرک، الحاد اور صہیونیت کی جڑیں اکھاڑ پھینکیں گی۔

امام خمینیؒ کا مقصد یہ تھا کہ پوری دنیا میں اسلامی انقلاب نمودار ہو، اسی لیے انہوں نے اپنے گردوپیش فداکاران اسلام کا ایک دانشور گروہ تیار کیا۔ جن میں بہشتی، آیت اللہ مطہری، آیت اللہ باہنر، آیت اللہ دست غیب وغیرہ جیسی عظیم ہستیاں تھیں انہیں میں ایک ڈاکٹر شریعتی بھی تھے۔ اور ان میں سب کا کام درس وتدریس کا تھا۔ ایک مکمل نظام تدریس قائم کیا۔ مسجدوں اور مدرسوں کو اسلامی تعلیم کا مرکز بنا کر وہاں ایمان، تقویٰ، سیاست، اسلام اور جملہ ایسے علوم کی تعلیم دی جانے لگی جو عہد حاضر میں بقائے دین اسلام کے لئے لازم تھے۔ خود ایران میں استکباری سیاست کا جو جال بچھا ہوا تھا اس سے بھی عوام کو باخبر کرنے کے لئے ان ہی تعلیمی مراکز میں جہدو جہد کی گئی۔

اس انقلاب کی کامیابی کے بعد دوسرا اثر یہ ہوا کہ اسلامی اعمال ومناسک دوبارہ اپنے حقیقی رنگ وروپ میں رونما ہوگئے۔ اس کی اہم مثالیں نماز جمعہ اور حج ہے۔ نماز جمعہ جو بیداری مسلمین کا بہترین ذریعہ ہے آج ستمگروں کے خلاف ایک مضبوط مورچہ بن چکا ہے۔ کل اسے ستمگروں کی قصیدہ

خوانی کا اسٹیج بنایا گیا تھا۔ یہ اسلامی انقلاب کا اثر ہے کہ آج ایک مرتبہ پھر ظلم وستم کے خلاف آواز اٹھانے کا گہوارہ بن چکا ہے۔ جہاں کفرواستبداد کے خلاف زبان کھولنے پر بھی پابندی تھی آج وہیں لاکھوں کی تعداد میں فوجی کفرواستبداد کے خلاف اعلانیہ مظاہرہ کرکے اتباع پیغمبرؐ میں ان سے اعلان برأت کرتے ہیں۔

یہ اسلامی انقلاب کا ہی اثر ہے لوگ اشتراکیت اور سرمایہ داری ، جیسے انسانی استعداد کی مرتب شدہ فکر سے بھاگ کر اسلامی نظریات کی جانب رجوع کررہے ہیں۔مسلم ممالک میں جہاں صرف نام کے مسلمان تھے۔ وہاں آج اسلامی بیداری کی بادنسیم سحری محسوس کی جانے لگی ہے۔

آج یہ استعماری ٹکڑوں پر پلنے والے پوری طرح بے نقاب ہوگئے ہیں۔ انہیں نہ سنّی سے محبت ہے اور نہ شیعہ سے کوئی دلچسپی۔ وہ صرف اور صرف اپنے پیٹ کے غلام ہیں" دینھم دنانیر قبلتھم نساء" وہ صرف اپنے استعماری آقاؤں کے اشاروں پر بولتے ہیں ۔ جب ان کے آقاؤں کے مفاد پر کاری ضرب لگتی ہے تب انہیں دکھ ہوتا ہے۔ اہل اسلام کی طرف سے سامراجیوں کے منہ پر جب طمانچہ پڑتا ہے تب ان کی فریاد بلند ہوتی ہے۔

لبنان کے اہل سنت کے معروف دینی رہنما شیخ سعید شعبان ایران کے دورے کے بعد ایک سوال کے جواب میں کہتے ہیں کہ:

> "ایران کا انقلاب ایسا انقلاب نہیں جو سنّیوں کو ڈرانے اور انہیں شیعہ مذہب کی جانب آنے کی راہ دکھائے۔ یہ انقلاب ایک اسلامی انقلاب ہے جو تمام مسلمانوں کو اللہ کے راستے پر چلنے کی دعوت دیتا ہے لیکن جہاں تک مذہبی اور فقہی اختلافات کا سوال ہے تو ہم جانتے ہیں کہ ہر انسان اپنے مذہب کو انتخاب کرنے میں آزاد ہے جیسا کہ اہل سنت حضرات کی بھی یہ کوشش ہے کہ وہ ایسے مذہب کا انتخاب کریں جو اسلام سے زیادہ نزدیک ہو۔"[۲]

اسی طرح ایک جگہ وہ کہتے ہیں کہ

> "یہ انقلاب فقط ایرانی نہیں بلکہ ایسا اسلامی اور عقیدتی انقلاب ہے جو تمام مسلمانوں کے ساتھ احساس ہمدردی رکھتا ہے ۔ یہ انقلاب اسلام کو ایک انقلابی آئین کی حیثیت سے دنیا کے ایک ارب مسلمانوں سے متعارف کراتا

ہے بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ ایران کا اسلامی انقلاب دنیا میں شریعت اسلامی قائم کرنے کے لئے رونما ہوا ہے، وہی شریعت جس کا مشورہ اور خبر محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب لوگوں کو دی تھی''۳

مجموعی طور پر یہ کہنا حق بجانب ہے کہ آج اقوام عالم کے مختلف مذاہب میں جو ہمہ جہت اسلامی بیداری کا تصور ہے وہ ایران کی بدولت ہے۔ ایران کے جانباز فداکار اللہ کی راہ میں شہید ہوکر، مشعل راہ حق اسلامی بیداری کی صورت میں چھوڑ کر چلے گئے جن کے اثرات سے دنیا بھر کے مسلمان اپنا اسلامی فرض سمجھ کر آنے والے وقت میں استکبار واستعمار کی سازشوں سے واقف ہوکر ظلم کے خلاف آواز بلند کرکے منزل مقصود تک پہونچ سکتے ہیں۔

حوالے:

۱۔خانہ خدا کے زائرین کے نام امام خمینیؒ کا پیغام ،ص ۳۳
۲۔المیز ان،ص ۳۴
۳۔المیز ان ،ص ۳۴

☆